

مالی استحکام: عمومی جائزہ

ملک کا معاشی ماحول مزید ایک برس سست رہا، جی ڈی پی میں فقط 3.7 فیصد کی نمو ہوئی جو 4.3 فیصد ہدف سے کافی نیچے ہے۔ توانائی کی شدید قلت، دشوار اقتصادی ماحول اور امن وامان کے حالات نے ملک میں معاشی سرگرمیوں میں رکاوٹ ڈالی۔ تاہم مالی سال 13ء کی دوسری ششماہی کے دوران گرانی کا 7.4 فیصد تک¹ گر جانا ایک کامیابی تھی جس کا بڑا سبب غذا اور تیل کی مستحکم بین الاقوامی قیمتیں تھیں۔ مزید برآں جڑواں خسارے بازار کی نسبتاً محدود سیالیت اور خالی ہوتے ہوئے بین الاقوامی ذخائر کے لیے مشکلات پیش کرتے رہے۔ اگرچہ جاری کھاتے کا خسارہ اب بھی قابو میں تھا تاہم مالیاتی خسارے بگڑ کر جی ڈی پی کے 8 فیصد تک پہنچ گیا جبکہ ہدف 4.7 فیصد تھا جس سے نجی شعبے کو قرض گاری کی گنجائش ختم ہوئی اور معاشی بحالی کے امکانات محدود ہو کر رہ گئے۔

اس کے برعکس ملک کا مالی شعبہ کسی حد تک مستحکم صورتحال پیش کرتا رہا گوکہ اس کی خطرے کی گھنٹی زیادہ تر گریز کے رویے کی جانب مائل رہی جس کے نتیجے میں قدرے محدود حقیقی شعبے کا اس پر بہت کم اثر ہوا۔ 2013ء کی پہلی ششماہی کے دوران مالی شعبے کی اثاثہ جاتی اساس میں 4.2 فیصد کا اضافہ دیکھا گیا جس سے جی ڈی پی میں اس کا حصہ بھی 57.7 فیصد سے بڑھ کر 60 فیصد ہو گیا (جدول 1)۔ اثاثہ جاتی اساس میں بہتری وسیع البنیاد تھی کیونکہ مالی شعبے کے تمام اجزاء کا حجم بڑھ گیا۔ بینکوں کے اثاثے امانتوں کی بھرپور نمو کی بنا پر بڑھے جس سے حکومتی تسکات مزید جمع ہو گئیں اور جون جولائی 2013ء میں گردش قرضے کے تصفیے سے کچھ اضافہ ہوا۔ مزید یہ کہ بلند مالیاتی ضروریات اور قرضوں اور گرانٹس جیسی بیرونی رقوم کی آمد کرنے کی بنا پر بینکوں کے بعد مرکزی محکمہ برائے قومی بچت کے جاری کردہ قومی بچت آلات کی شکل میں ملکی قرضے میں بھاری اضافہ ہوا جس سے گھرانوں اور کاروباری اداروں کو خاصے معقول منافع پر بچت کا متبادل راستہ مل گیا۔ اسی طرح شعبہ بیمہ پھلا پھولا کیونکہ مذکورہ مدت کے دوران حیاتی بیمہ کاروبار میں بہتری کی وجہ سے اس کی اثاثہ جاتی اساس میں اضافہ ہوا۔ میوچل فنڈ کی خالص اثاثہ جاتی قدر (NAV) میں بھرپور اضافے کے باعث غیر بینک مالی اداروں کے اثاثوں کی نمود کیفے میں آئی۔

جدول 1: مالی شعبے کے اثاثوں کی ہیئت ترکیبی									
شش 1-2013ء	شش 2-2012ء	شش 1-2012ء	2011ء	2010ء	2009ء	2008ء	2007ء	2006ء	
13,739	13,181	11,818	11,107	9,655	8,867	7,712	7,117	6,028	اثاثے (ارب روپے)
4.2	11.5	6.5	15.0	8.9	15.0	8.4	19.4	14.5	شرح نمو (فیصد)
کل اثاثوں کی فیصد									
0.4	0.3	0.3	0.2	0.2	0.2	0.2	0.2	0.2	خرید ماٹیکاری ادارے
4.2	4.2	5.2	4.7	4.4	5.3	7.6	8.0	7.8	غیر بینک مالی ادارے
4.5	4.3	4.3	4.3	4.4	4.4	4.4	4.6	4.1	بیمہ
17.4	17.2	17.0	17.2	17.3	16.6	14.8	14.6	16.1	قومی بچت مرکز
73.4	74.0	73.2	73.6	73.8	73.5	73.0	72.7	71.9	بینک
اثاثے بطور فیصد جی ڈی پی									
0.3	0.2	0.2	0.1	0.1	0.1	0.1	0.1	0.1	خرید ماٹیکاری ادارے
2.5	2.4	3.0	2.7	2.6	3.4	5.1	6.0	5.7	غیر بینک مالی ادارے
2.7	2.5	2.5	2.5	2.6	2.8	3.0	3.4	3.0	بیمہ
10.5	9.9	9.7	9.9	10.2	10.7	9.9	11.0	11.8	قومی بچت مرکز
44.0	42.6	41.9	42.2	43.3	47.3	49.0	54.7	53.4	بینک
60.0	57.5	57.2	57.4	58.8	64.4	67.2	75.2	74.0	جمعی اثاثے

شعبہ بینکاری، جو اپنے بھرپور حصے اور مالی شعبے کے بقیہ اجزاء کے ساتھ مضبوط روابط کی بنا پر مالیات کی ریڑھ کی ہڈی ہے، کی اثاثہ جاتی اساس میں 3.9 فیصد اضافہ ہوا۔ یہ معتدل نمو امانتوں میں 6.2 فیصد اضافے کی وجہ سے ہوئی جس سے بینکوں کو بین الینک منڈی میں قرضے اور مرکزی بینک سے ریپو قرض واپس کرنے میں مدد ملی۔ سرکاری شعبے کے کاروباری اداروں (PSEs) کو مالکاری میں اضافے اور حکومت کی بڑھتی ہوئی مالیاتی ضروریات کی وجہ سے بینکوں کی بیلنس شیٹ پر سرکاری شعبے کا اکتشاف مزید بڑھ کر مجموعی دیے گئے قرضہ جات کا 44.5 فیصد ہو گیا۔ اس کے سبب ایک تو نئی شعبے کو قرضوں کی دستیابی محدود ہوئی، دوسرے مالی وساطت کا عمل بھی مجروح ہوا جیسا کہ قرضوں اور امانتوں کے تناسب (ADR) سے ظاہر ہے جو 2013ء کی پہلی ششماہی کے دوران مزید بگڑ کر 48.1 فیصد ہو گیا۔

نئی شعبے کو قرضے، جو گذشتہ چند برسوں کے دوران خاصے کم رہے تھے، مزید 2.4 فیصد کم ہو گئے جس کے نتیجے میں مجموعی قرض گاری جزدان 0.5 فیصد گر گیا۔ متعدد دیگر عوامل کی باعث بنے، ان میں دشوار کاروباری ماحول میں قرضے کی طلب میں کمی کے علاوہ شکر کی حکومتی خریداری اور شکر کی برآمد میں زیادہ تیزی² کی بنا پر شکر کے شعبے میں قرضے کی طلب کا کم ہونا، ٹیکسٹائل کے شعبے میں موسمی خالص واپسی،³ گردش قرضے کے تصفیے کے بعد شعبہ توانائی کی جانب سے واپسی اور بلند خطرہ قرض کی وجہ سے بینکوں کا نئے قرضے دینے میں محتاط رویہ شامل ہیں۔ پانچ بڑے بینکوں میں اکثریتی اثاثوں کے ارتکاز کے پیش نظر زیادہ تر واپسی انہی بینکوں تک محدود رہی۔

سرکاری شعبے کے اجناس کی خریداری کی کارروائیوں کے لیے موسمی قرضہ سال کے دوران واحد نمایاں بہاؤ تھا۔ اجناسی مالکاری جس میں 7.2 فیصد اضافہ ہوا 2013ء کی پہلی ششماہی میں اس وقت نئے نئے لفظ عروج پر پہنچ گئی جب امدادی قیمت میں اضافے کے باعث گندم کی مالکاری 26 فیصد بڑھ گئی۔⁴ جیسا کہ مالی استحکام کے پچھلے جائزوں میں اجاگر کیا گیا، یہ خود تصفیاتی (self-liquidating) مالکاری بڑھ رہی ہے اور بینکوں کی بیلنس شیٹ میں ارتکاز کا اہم سبب ہے۔ بڑھتے ہوئے زراعت کی عدم ادائیگی بڑا مسئلہ ہے جو مجموعی واجب الادا مالکاری کا 37.6 فیصد تھا اور مختلف وجوہ کی بنا پر مخصوص نقصانات⁵ اور گندم کی انتظامی قیمتوں میں اضافہ اس کے علاوہ ہے۔ اجناس کی خریداری کی اہمیت کے پیش نظر مذکورہ بالا مسائل سے نمٹنا ضروری ہے خصوصاً اس کے تصفیاتی طریقے پر از سر نو غور کی ضرورت ہے تاکہ اس کی مسلسل نمو اور بینکوں کی بیلنس شیٹ پر ارتکاز سے پیدا ہونے والے خطرات کم کیے جاسکیں۔

تشویش کا ایک اور پہلو چند معاشی شعبوں میں قرضوں کا بڑھتا ہوا ارتکاز ہے خصوصاً شعبہ توانائی کی پیداوار اور ترسیل (پی ٹی ای ایس)۔ حسب سابق، ٹیکسٹائل شعبے میں قرضے سب سے زیادہ استعمال ہوئے، تاہم پچھلے چند برسوں میں خصوصاً 2012ء کے دوران پی ٹی ای ایس کو بینکوں کے قرض کا اکتشاف خاصا بڑھا اور مجموعی قرض جزدان کے 12.3 فیصد تک پہنچ گیا۔ تاہم جون جولائی 2013ء میں حکومت نے بین الادارہ جاتی گردش قرضے کا تصفیہ کیا جس کے نتیجے میں پی ٹی ای ایس میں 50 ارب روپے کی خالص واپسی ہوئی اور قرضوں میں اس کا حصہ زیر جائزہ مدت کے دوران گھٹ کر 10.6 فیصد ہو گیا۔ اگرچہ گردش قرضے کے تصفیے سے قلیل مدت میں توانائی کی رسد بہتر ہونے کی توقع ہے تاہم طویل مدتی نقطہ نظر سے ساختی مسائل کا تصفیہ ضروری ہے جس سے بینکوں کے پاس نئی شعبے کا قرضہ بڑھانے کے لیے مالکاری گنجائش پیدا ہوگی۔

2013ء کی پہلی ششماہی کے دوران غیر فعال قرضوں اور کل قرضوں کا تناسب 26 بی پی ایس بڑھ کر 14.8 فیصد ہوا تو بینکوں کے جزدان کا اثاثہ جاتی معیار قدرے کم ہو گیا۔ قیمت فروخت لازم کا فائدہ تدریج ختم ہونے اور متاثرہ جزدان میں قرضوں کا معیار گھٹنے سے نمونین کی ضرورت بھی بڑھی۔ تاہم بینکوں کی جانب سے صارفی مالکاری جزدان کے لیے عمومی ذخائر پیدا کیے جانے کے باعث بینکوں نے نمونین درکار سطح کے تقریباً 104 فیصد تک برقرار رکھی۔⁶ اسی طرح 2013ء کی پہلی ششماہی میں مخصوص نمونین میں اضافے سے نمونین کو رینج تناسب بہتر ہو کر 73.2 فیصد ہو گیا جبکہ 2012ء کی دوسری ششماہی میں 71.5 فیصد تھا۔ بلند نمونین سے بھی خالص غیر فعال قرضوں اور کل قرضوں کا تناسب کم ہو کر 4.4 فیصد ہو گیا اور ایکویٹی اساس میں 2.3 فیصد اضافے سے سرمائے کو خطرہ بھی کم ہوا کیونکہ سرمایہ جاتی ضرر (خالص غیر فعال قرضوں اور سرمایہ) تناسب بہتر ہو کر 18.3 فیصد ہو گیا۔

2 اسٹیٹ بینک کی تیسری سماہی رپورٹ، 2013ء۔

3 2013ء کی پہلی ششماہی کے دوران واپسی 2012ء کی پہلی ششماہی سے کم تھی۔

4 ستمبر 12ء میں گندم کی امدادی قیمت 1050 روپے فی 40 کلو سے بڑھا کر 1200 روپے فی 40 کلو کردی گئی۔

5 پاکستانی معیشت کی کیفیت پر سالانہ رپورٹ 2012-13ء۔

6 جب بینک مختلف محتاطی ضوابط کے تحت عمومی نمونین پیدا کرتے ہیں تو مجموعی نمونین درکار نمونین سے تجاوز ہو جاتی ہے خصوصاً صارفی مالکاری جزدان کے لیے، بینکوں کو صارفی مالکاری کی معاشی گردش نوعیت سے منسلک خطرات سے تحفظ دینے کی خاطر۔ صارفی مالکاری کے لیے محتاطی ضوابط کے ضابطہ R-4 کے مطابق بینکوں کے لیے ضروری ہے کہ کاملاً محفوظ (fully secured) صارفی جزدان کے کم از کم 1.5 فیصد کے مساوی اور غیر محفوظ (unsecured) صارفی جزدان کے 5 فیصد کے مساوی عمومی ذخائر برقرار رکھیں۔

اہم بات یہ ہے کہ جمع شدہ متاثرہ جزدان حال میں کم ہوا۔ مختلف وجوہ میں بینکوں کا ممکنہ قرض لینے والوں کا قرض گاری جزدان کا تشکیل نو کرنا شامل ہے جس پر معاشی عوامل کا اثر پڑا اور جس سے متاثرہ جزدان کا اسٹاک کم ہو گیا۔ اس سست رفتاری نے مجموعی انفلیشن تناسبات پر اثر ڈالا۔ مجموعی انفلیشن تناسب میں مسلسل کمی ہوئی اور وہ ستمبر 11ء میں 16.7 فیصد کے نقطہ عروج سے جون 13ء میں 14.8 فیصد کی سطح پر آ گیا۔ تموین کی کوریج کا تناسب بھی بہتر ہوا جس سے جزوی کفایت شدہ (provided) جزدان مکمل کفایت شدہ کے زمرے میں آ گیا۔ قرض کے بہاؤ میں کمی کے ساتھ غیر فعال قرضوں کی شرح بھی بینکوں کی مجموعی آمدنی پر کم ہو گئی۔ جون 13ء میں تموینی چارج گھٹ کر مجموعی آمدنی کے 7.8 فیصد پر آ گیا جو 2007ء سے 2011ء تک مسلسل 10 فیصد سے اوپر رہا تھا (دیکھئے باکس 2.1)۔

شعبہ بینکاری کا مجموعی خاکہ سیالیت 2013ء کی پہلی ششماہی میں مستحکم رہا جس کی وجہ امانتوں کی بھرپور آمد تھی۔ مزید یہ کہ جزو نقدی میں گردش قرضے کے تصفیے اور نئی شعبے کے قرضوں کی واپسی سے بینکوں کی فنڈنگ سیالیت بہتر ہو گئی۔ نتیجتاً سیالیت کے اظہار بے مضبوط رہے جس سے سیالیت کی مجموعی صورت حال مستحکم رہی، گوکہ مالیاتی فنڈنگ کی ضرورت اور محدود بیرونی آمد قومی حکومتی قرض گیری کی ضروریات کو بلند اور منڈی کی سیالیت کو دباؤ میں رکھا۔ اس دوران مدتی پی آئی بیز کے جمع ہونے سے خطرہ باز اور تھوڑا سا بڑھ گیا جس سے بینکوں کے خطرہ شرح سود میں اضافہ ہوا۔ مزید یہ کہ ایکویٹی منڈیوں میں تیزی جاری رہی جس سے بلند منافع کے خواہاں ادارہ جاتی سرمایہ کار راغب ہوئے اور بینکوں نے اپنا ایکویٹی اکتشاف 14.5 فیصد بڑھا دیا۔ تاہم اسٹیٹ بینک کی جانب سے اس قسم کے اکتشافات پر ضوابطی حدود عائد کیے جانے سے ایکویٹی اکتشافات اور متعلقہ خطرہ محدود رہا۔

2013ء کی پہلی ششماہی کے دوران بینکوں کی آمدنی معقول رہی (قبل از ٹیکس رقم 82.1 ارب روپے)، گوکہ 2012ء کی اسی ششماہی کی نسبت 16.7 فیصد کم۔ پھر بھی ایکویٹی منڈی میں مندرجہ مختلف شعبہ جات میں بینکاری شعبہ منافع کے لحاظ سے دوسرے نمبر پر رہا۔ منافع میں کمی کی بڑی وجہ خالص مارک اپ آمدنی میں کمی، بلند تموینی چارج اور مہنگی ریپو قرض گیری تھی۔ ایک طرف گرتی ہوئی شرح سود کے ماحول نے کابور سے منسلک مالی مصنوعات پر منافع گھٹایا تو دوسرے طرف ٹی بلز پر قلیل مدتی سرمایہ کاری کے بڑھتے ہوئے اسٹاک پر نفع بھی کم کیا۔ چنانچہ خالص سودی مارجن 90 بی پی ایس کم ہو کر 3.9 فیصد اور ایکویٹی پر منافع 30 بی پی ایس گھٹ کر 1.1 فیصد رہ گیا۔

بینکاری صنعت کی شرح کفایت سرمایہ 2013ء کی پہلی ششماہی کے دوران 15.5 فیصد پر، یعنی 10 فیصد کی کم از کم حد سے خاصی اوپر، قائم رہی جس سے بینکوں کا ادائیگی قرض کی صلاحیت کا خاکہ مستحکم رہا۔ منافع بڑھنے اور سرمائے کی کم از کم شرائط میں اضافے سے شعبے کو بلند شرح کفایت سرمایہ برقرار رکھنے میں سہولت ہوئی۔ مزید یہ کہ لیور ایجی کی شرح (سطح اول سرمایہ اور کل اثاثوں کا تناسب) بہتر ہو کر 4.4 فیصد ہو گئی جس کی وجہ بیلنس شیٹ پر اکتشاف پر محدود نمو تھی۔ دباؤ کی جانچ کے نتائج نے شعبہ بینکاری کی چلک کا مزید ثبوت فراہم کیا گوکہ صف اول کے کارپوریٹ قرض گیروں کو مرتکز اکتشافات خاصے خطرے کا باعث رہے جن کی چوکس نگرانی کی ضرورت ہے۔

2013ء کی پہلی ششماہی کے دوران اسلامی بینکاری کے اثاثوں میں 7.9 فیصد کی بھرپور نمو دیکھی گئی جو روایتی بینکاری کی 3.9 فیصد نمو پر سبقت لے گئی۔ اسلامی بینکاری اثاثوں کا حصہ بھی ذرا سا بڑھ کر 9.0 فیصد پر پہنچ گیا جبکہ امانتوں کا حصہ 10 فیصد کا نشان عبور کر گیا۔ سرمایہ کاری اور مالکاری کی سرگرمیوں دونوں نے اسلامی بینکاری صنعت میں تیزی میں مدد دی۔ مشارکہ مالکاری کے دگنے ہونے اور اجناس کی خریداری کے لیے مراہجہ مالکاری کے ہمراہ مدتی اجارہ اور تقبیل مشارکہ کی بھرپور نمو کی بنا پر مالکاری سرگرمیاں 11.2 فیصد بڑھ گئیں۔ اس دوران سرمایہ کاری میں 11.2 فیصد اضافہ ہوا جو پیشتر اجارہ صکوک تک محدود رہا۔ مالکاری کی بلند نمو کی وجہ سے اثاثہ جاتی معیار کے اظہار بے تھوڑے بہتر ہوئے۔ اسلامی بینکوں کے لیے انتظام سیالیت اور بلند عملی و تموینی اخراجات بڑے مسائل بنے رہے جس سے زیر جائزہ مدت میں اسلامی بینکاری کی نفع آوری 27 فیصد کم ہو گئی۔

ملکی مالی منڈیوں میں زیر جائزہ مدت کے دوران ملی جلی تصویر سامنے آئی۔ بازار زر میں سیالیت پر دباؤ کے واقعات بار بار پیش آئے جس کا سبب اچانک حکومتی قرضے تھے۔ تاہم مرکزی اور بھاری بھاری بٹگری کے طفیل سیالیت کی بروقت فراہم سے بازار کی سیالیت پر دباؤ کسی قدر کم ہوا۔ اسی طرح توازن ادائیگی کی ناسازگار صورت حال اور اسٹیٹ بینک کے پاس زر مبادلہ کے زوال پذیر ذخائر کے ہمراہ زر مبادلہ کی آمد ختم ہونے کی بنا پر بازار مبادلہ میں بھی تغیر دیکھا گیا۔ چنانچہ بازار مبادلہ میں اتار چڑھاؤ رہا گوکہ اسٹیٹ بینک کی جانب سے محتاط مداخلتوں کی وجہ سے روپے اور ڈالر کی شرح مبادلہ میں صرف 2.5 فیصد کمی آئی۔ اس دوران کارپوریٹ شعبے کی بھرپور منافع آوری، بلند منافع منقسمہ کی تقسیم کی توقعات اور مئی 2013ء میں عام انتخابات کے بعد ہموار انتقال اقتدار کے باعث ایکویٹی منڈی میں تیزی رہی اور کے ایس ای 100 اشاریہ مزید 24.2 فیصد بڑھ گیا۔

میوچل فنڈ صنعت میں سازگار پیش رفت کے طفیل غیر بینک مالی اداروں کی اثاثہ جاتی اساس میں بھی معتدل نمو دیکھی گئی۔ غیر بینک مالی اداروں کی اثاثہ جاتی اساس 4.7 فیصد بڑھ کر 577 ارب روپے ہو گئی جن میں سے میوچل فنڈ کی خالص اثاثہ جاتی قدر میں 62.7 فیصد اضافہ ہوا۔ علاوہ ازیں لیزنگ، ترقیاتی مالی اداروں اور مضاربہ کی کارکردگی بھی بہتر ہوئی جبکہ سرمایہ کاری مالی اداروں کو بدستور بقا کا مسئلہ درپیش رہا۔ بھرپور ایکویٹی منڈی کی بنا پر میوچل فنڈ خوب پھلے پھولے جبکہ بازار زر کے فنڈز کی خالص اثاثہ جاتی قدر کم ہوئی۔ اسی طرح لیزنگ کمپنیوں کی نمو میں 4.1 فیصد کمی ہوئی خصوصاً گاڑیوں اور مشینری کی لیزنگ کی سرگرمیوں میں۔ غیر بینک مالی اداروں (میوچل فنڈز کو نکال کر) کی عملی کارکردگی 2013ء کی پہلی ششماہی کے دوران خاصی بہتر ہوئی جس کا سبب اخراجات کا محتاط انتظام اور منافع آوری میں اضافہ تھا جو بڑھ کر 3.8 ارب روپے ہو گئی جبکہ پچھلے سال 0.9 ارب روپے تھی۔

زیر جائزہ مدت کے دوران شعبہ بیمہ کے اثاثوں کا سائز مزید بڑھا اور نفوذ میں بہتری آئی۔ نیسے اور نو بیمہ کے اثاثے 8.4 فیصد بڑھ گئے جس میں اہم اضافہ حیاتی نیسے کے جز کی بنا پر ہوا۔ اسی طرح اس شعبے کا نفوذ بھی بہتر ہوا اور اس میں 2013ء کی پہلی ششماہی کے دوران 16.8 فیصد مجموعی پریمیم زیادہ اکٹھا ہوئے۔ پریمیم کی مستحکم نمو کا بڑا سبب مالی نقصانات کے تحفظ سے متعلق بڑھتے ہوئے خدشات نیز پیٹنوں کی جانب سے گاڑیوں کی مالکاری اور ذاتی قرضوں میں اضافہ تھا۔ حیاتی نیسے کے کاروبار کے مجموعی پریمیم میں 17.4 فیصد کا اضافہ دیکھا گیا تاہم دعووں کے بڑھتے ہوئے تناسب اور ذمہ نویسی کے اضافی اخراجات نے اس کی منافع آوری کی نمو کو محدود رکھا۔ اس کے برعکس غیر حیاتی بیمہ فراہم کرنے والے اداروں کو زیادہ منافع ہوا جس کا سبب بلند نو بیمہ کوریج کی وجہ سے دعووں کے تناسب میں کمی اور ایکویٹی منڈی میں سرمایہ کاری سے ہونے والا کیپٹل گین تھا۔

نظام ادائیگی کی کارکردگی مؤثر و معتبر رہی اور تصفیے، اطلاعی ٹیکنالوجی کے تحفظ اور دیگر متعلقہ خطرات کو کم کیا گیا۔ پاکستان رینیل ٹائم انٹرنیشنل سسٹم (پرزوم) بلند قدر کی بین الہینک چکٹائیوں کو نمٹانے کا کام تندی سے انجام دیتا رہا۔ مزید یہ کہ بروقت سیالیت امروز کی سہولت (ILF) کی مدد سے پرزوم میں ڈاؤن ٹائم اور گریڈ لاکس میں کمی آئی۔ خوردہ ادائیگیوں میں روایتی کاغذ پر مبنی لین دین کا غلبہ رہا جن میں چیک اور دیگر بینک آلات شامل ہیں۔ خوردہ ادائیگیوں میں ای بینکاری کے طریقوں کا حصہ بڑھ گیا۔ 2013ء کی پہلی ششماہی میں لین دین میں اس کا حصہ بڑھ کر 22.6 فیصد ہو گیا۔ اگرچہ نظام ادائیگی کی کارکردگی بہتری کی طرف گامزن رہی تاہم اے ٹی ایم کے زیادہ ڈاؤن ٹائم نے شعبہ بینکاری میں زیر استعمال ٹیکنالوجی کے معتبر ہونے کے بارے میں تشویش پیدا کی۔